خاموشی کی فضیلت پر مشتمل مختصر و جامع مدنی گلدستہ

حُسنُ السَّمتِ فِی الصَّمت

ترجمہ بنام

ایک چُپ سو سُکھ

(خاموشی کے فضائل)



مُؤَلِّف امام جلالُ الدِّین عبدُالرحمٰن بن ابوبکر سُیُوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(اَلْمُتَوَفّٰی ۹۱۱ ھ)

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، وُہی کافی ہے اور اس کے چُنے ہوئے بندوں پر سلام ہو

حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدّین عبدالرحمٰن سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس عمدہ کتاب کو میں نے حضرت سیِّدُنا امام ابوبکر ابنِ ابی دنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ''کتابُ الصَّمت'' سے تلخیص کیا ہے اور اس میں کچھ اضافات بھی کئے ہیں۔ میں نے اس کا نام ''حُسنُ السَّمت فِی الصَّمت'' (یعنی خاموشی کے بارے میں عمدہ طریقہ) رکھا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی دُرُستی کی توفیق دینے والا ہے۔

خاموشی میں نجات ہے

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو چپ رہا اُس نے نجات پائی۔''(۱)

سلامتی چاهنے والا خاموش رہے

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو سلامت رہنا چاہتا ہے اُس پر خاموشی لازم ہے۔''(۲)

1...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۲۵، حدیث: ۲۵۰۹

2...مسندابی یعلیٰ، مسندانس بن مالک، ۳/ ۱۷۲، حدیث: ۳۵۹۵

بدن پر ہلکا اور میزان میں بھاری

حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بدن پر ہلکا اور میزانِ عمل میں بھاری ہو؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''وہ خاموش رہنا، حُسنِ اخلاق اپنانا اور فُضُول کاموں کو چھوڑنا ہے۔''(۱)

آسان عبادت

حضرت سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں ایسی عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں جو بہت آسان اور بدن پر نہایت ہلکی ہو؟ وہ خاموشی اور حُسنِ اخلاق ہے۔''(۲)

خاموش رہنے کی نصیحت

حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں حُسنِ اَخلاق اپنانے اور خاموش رہنے کی نصیحت کرتا ہوں، یہ دونوں عمل بدن پر سب سے ہلکے اور میزان (Scale) میں بہت بھاری ہیں۔''(۳)

1...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/ ۸۷، حدیث: ۱۱۲

2...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/ ۴۶، حدیث: ۲۷

3...کنز العمال، کتاب الاخلاق، من قسم الافعال، ۳/ ۲۶۵، حدیث: ۸۴۰۲

سب سے عُمدہ اور آسان عمل

حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابی نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: ''وہ حُسنِ اخلاق اور طویل **خاموشی** ہے ان دونوں کو لازمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ان جیسا (یعنی ان سے افضل) کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔''[1]

سب سے بُلند عبادت

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**خاموشی** سب سے بلند عبادت ہے۔''[2]

عالِم کی زینت اور جاھل کا پردہ

حضرت سیِّدُنا مُحْرِز بن زُہَیر اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**خاموشی** عالم کی زینت اور جاہل کا پردہ ہے۔''[3]

خاموشی اَخلاق کی سردار ھے

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللّٰہ

1...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/ ۳۴۲، حدیث: ۶۵۰

2...تاریخ اصبھان لابی نعیم، ۲/ ۳۴، رقم: ۹۹۹، عبداللّٰہ بن محمدبن موسی البازیار

3...جامع الصغیر، ص۳۱۸، حدیث: ۵۱۵۹، ابوالشیخ عن محرزبن زھیر

عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خاموشی اخلاق کی سردار ہے۔''(۱)

بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی

حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: ''نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔'' عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے!(۲) زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ پس جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔''(۳)

1...مسند الفردوس، ۲/ ۳۶، حدیث: ۳۶۶۲

2...اس کا ظاہری معنیٰ تو یہ ہے کہ ''تمہیں موت آجائے'' مگر اہلِ عرب یہ جملہ ادب سکھانے، غفلت سے بیدار کرنے اور اپنی بات کی اہمیت وعظمت بیان کرنے کے لئے بولا کرتے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/ ۱۹۶، تحت الحدیث: ۲۹)

3...مستدرک حاکم، کتاب الادب، قولوا خیرا تغنموا...الخ، ۵/ ۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴، بتغیر قلیل

40ھزار اولاد کا اجتماع! (حکایت)

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جب حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کو زمین پر اتارا تو جتنا اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) نے چاہا اتنا عرصہ آپ زمین پر رہے۔ ایک روز آپ کی اولاد نے آپ سے کہا: اے والدِ محترم! ہم سے گفتگو کیجئے۔ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے اپنے بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں کے 40ہزار کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) نے مجھے حکم دیا ہے کہ اے آدم! گفتگو کم کرو یہ عمل تمہیں میرے قُرب (یعنی جنّت) کی طرف لوٹا دے گا۔''(۱)

ابّا جان! آپ بولتے کیوں نہیں؟ (حکایت)

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کرنے لگے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔(۲)

1۔۔۔تاریخ بغداد، ۷/ ۳۳۸، رقم: ۳۸۴۳: ابو علی مؤدب حسن بن شبیب

2۔۔۔تاریخ بغداد، ۷/ ۳۳۹، رقم: ۳۸۴۳: ابو علی مؤدب حسن بن شبیب

شیطان کو بھگانے کا نُسخہ

حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''تم پر نیکی کی بات کے علاوہ طویل خاموشی لازم ہے کیونکہ یہ شیطان کو تم سے دور کردے گی اور دینی معاملات میں تمہاری مددگار رہوگی۔''(۱)

حکمت کے 10 حصے

حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حکمت کے 10 حصے ہیں نو حصے گوشہ نشینی (تنہائی) میں اور ایک خاموشی میں ہے۔''(۲)

نہ بولنے میں نو گُن

حضرت سیِّدُ نا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ حکمت (عقل مندی۔ دانائی) کے 10 حصّے ہیں نو حصے خاموشی میں اور ایک حصہ گوشہ نشینی (الگ تھلگ رہنے) میں ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کا علاج کسی حد تک خاموشی سے کرنا چاہا لیکن مجھے اس میں کامیابی نہ ملی پھر میں نے گوشہ نشینی (تنہائی) اختیار کی تو مجھے حکمت کے نو حصے بھی مل گئے (لہٰذا معلوم ہوا کہ واقعی حکمت کے نو حصّے گوشہ نشینی میں ہیں جیسا کہ ماقبل حدیث میں ہے)۔ حضرت سیِّدُ نا وُہَیب بن

1...صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، ذکر الاستحباب للمرء...الخ، ۱/ ۲۸۷، حدیث: ۳۶۲

2...مسند الفردوس، ۱/ ۳۵۲، حدیث: ۲۵۹۳

وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دانشور (عقل مند و دانا آدمی) کا قول ہے کہ عبادت یا حکمت کے 10 حصے ہیں نو حصے **خاموشی** میں اور دسواں حصہ گوشہ نشینی میں ہے۔

شیطان سے جیتنے کا نُسخہ

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پرہیزگاری اختیار کرو یہ ہر بھلائی کا مجموعہ ہے اور بھلائی کی بات کہنے کے علاوہ اپنی زبان بند رکھو کیونکہ اس کے ذریعہ تم شیطان پر غالب رہو گے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا عقیل بن مُدْرِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: ''حق بات کہنے کے علاوہ چُپ رہو کہ اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب رہو (یعنی جیت جاؤ) گے۔''

بغیر پوچھے جواب مل گیا (حکایت)

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی موجودگی میں اپنے ہاتھ سے زِرَہ (جنگ میں پہننے کا لوہے کی جالی کا لباس) بناتے ہوئے ایک حلقے کو دوسرے میں ڈال رہے تھے، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو بڑا تعجّب ہوا اور چاہا کہ اس کے متعلق پوچھیں مگر حکمت نے

1...مسند ابی یعلٰی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۴۳۲، حدیث: ۹۹۶

انہیں پوچھنے سے باز رکھا۔ پھر جب حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام زرہ بنانے سے فارغ ہوئے تو اسے پہن کر ارشاد فرمایا: ''یہ زِرہ جنگ کے لئے کیا خوب شے ہے۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کہا: ''خاموشی حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں میں آپ سے پوچھنا ہی چاہ رہا تھا لیکن خاموش رہا پھر بھی مجھے اپنی بات کا جواب مل گیا۔''(1)

کم بولنے والے کم ہیں

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک اور حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خاموشی حکمت ہے اور اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔''(2)

افضل ایمان

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: ''افضل ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرو اور اسی کے لئے بُغض رکھو اور اپنی زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر رکھو۔'' عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے ساتھ اور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور جو اپنے لئے ناپسند رکھتے ہو وہ دوسروں کے

1...شعب الایمان،باب فی حفظ اللسان،فصل فی فضل السکوت عمالایعنیه، ۴/ ۲۶۴،حدیث: ۵۰۲۶

2...مسندشهاب،الصمت حکم وقلیل فاعله، ۱/ ۱۶۸،حدیث: ۲۴۰

لئے بھی ناپسند جانو اور اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔''(۱)

''دعائے مصطفےٰ'' کس کے لئے؟

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رحم فرمائے! جو بات کرتا ہے تو فائدہ (یعنی ثواب) پاتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو سلامت رہتا ہے۔''(۲)

بے مثل عمل

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شَرَفِ ملاقات سے نوازا تو ان سے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسی خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو دیگر خصلتوں کے مقابلے میں بدن پر ہلکی اور میزانِ عمل میں بھاری ہوں؟'' عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: ''حسنِ اخلاق اور طویل خاموشی اپناؤ، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مخلوق کا کوئی عمل ان جیسا نہیں۔''(۳)

قوم کے سردار کو حکم

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳

2... مسند حارث، باب رحم اللّٰہ عبدا قال فغنم اوسکت فسلم، ۱/ ۳۳۹، حدیث: ۵۸۲

3... مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۱۷۴، حدیث: ۳۲۸۵

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنی قوم کا سردار ہوں میں انہیں کس چیز کا حکم دوں؟ ارشاد فرمایا: ''انہیں سلام عام کرنے اور ضروری بات کے علاوہ خاموش رہنے کا حکم دو۔''(۱)

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت زیادہ چُپ رہتے

حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے(۲)۔(۳)

حضرت سیِّدُنا طارق بن اُشَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بارگاہِ رسالت میں بیٹھا کرتے تھے، ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ طویل خاموشی والا کوئی نہیں دیکھا اور جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان زیادہ گفتگو کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیتے۔(۴)

1...مکارم الاخلاق للخرائطی، باب حفظ اللسان...الخ، ص ۹۲، حدیث: ۱۹۶

2...مفسرِ شہیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 81** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: **خاموشی** سے مراد ہے دُنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عُمر شریف میں ایک بار بھی زبان مبارک پر نہ آئے۔ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو!

3...مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرۃ، ۷/ ۴۰۴، حدیث: ۲۰۸۳۶

4...معجم کبیر، ۸/ ۳۲۰، حدیث: ۸۱۹۸

چار بہترین مدنی پھول

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چار باتیں ایسی ہیں جو کسی ایک شخص میں شاذ و نادر (یعنی کم) ہی جمع ہو سکتی ہیں: (۱) خاموشی جو عبادت کی بنیاد ہے (۲) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر عاجزی (۳) دنیا سے بے رغبتی اور (۴) قناعت۔''(۱)

اچھی بات کرو یا چُپ رہو

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا شُرَیح خُزَاعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''(۲)

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس بندے پر رحم فرمائے! جو بولتا ہے تو فائدہ (یعنی ثواب) پاتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو سلامت رہتا ہے۔''(۳)

1...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/ ۳۱۱، حدیث: ۵۶۰، بتغیر قلیل

2...بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف...الخ، ۴/ ۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۵، ۶۱۳۶، عن ابی هریرة

3...شعب الایمان، باب حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت عمالایعنیه، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۴۹۳۴

خاموشی میں سلامتی ہے (اقوالِ صحابہ)

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اپنے آپ کو چُھپاؤ تمہارا (بُرا) تذکرہ نہیں کیا جائے گا اور **چُپ** رہو سلامت رہو گے۔ حضرت سیِّدُ نا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے: اے زبان! اچھی بات کر فائدے میں رہے گی اور بول مت کہ ندامت (شرمندگی) سے پہلے سلامت رہے گی۔ **حضرت** سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرمایا کرتے: اے زبان اچھی بات کہہ تجھے فائدہ ہوگا اور بُری بات کہنے سے **خاموش** رہ سلامتی میں رہے گی۔

حق بات کرو یا چُپ رہو

حضرت سیِّدُ نا مَیمُون بن مِہران عَلَیْهِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: گفتگو مت کرو۔ اُس نے عرض کی: جو لوگوں کے درمیان رہتا ہے اسے بات چیت کئے بغیر چارہ نہیں۔ فرمایا: اگر گفتگو کرنی ہی ہو تو حق بات کہو یا **خاموش** رہو۔

جنت میں لے جانے والا عمل

حضرت سیِّدُ نا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں لوگوں نے عرض کی: ہمیں ایسا عمل بتائیے جس کے سبب ہم جنّت میں داخل ہو جائیں۔

ارشاد فرمایا: کبھی مت بولو۔ لوگوں نے عرض: ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: ''تو پھر اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ بولو۔''

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ **خاموشی** محبت کا سبب ہے۔

حکمت کی اصل

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: تمام اَطِبّا (یعنی علاج کرنے والوں) کا اس پر اِتّفاق ہے کہ طِب (یعنی علاج کے فن) کی بنیاد پرہیز ہے اور تمام حُکَما کا اس پر اِتّفاق ہے کہ حکمت (یعنی عقل مندی) کی بنیاد **خاموشی** ہے۔

گفتگو چاندی تو خاموشی سونا

حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اگر گفتگو چاندی ہے تو **خاموشی** سونا ہے۔''

کون سی گفتگو چاندی ہے؟

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے اُس قول کے بارے میں پوچھا گیا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا کہ اگر گفتگو کرنا چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری پر مشتمل گفتگو **چاندی** ہے تو اُس کی نافرمانی والی بات سے **خاموشی** اختیار کرنا **سونا** ہے۔''

صحبت کے لئے مفید شخص

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ''جب تم کسی بندے کو بہت زیادہ خاموش اور لوگوں سے دُور رہنے والا دیکھو تو اُس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت دی گئی ہے۔''

نبی کی عاجِزی مگر ہمارے لئے درسِ عبرت

حضرت سیّدنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرماتے ہیں: ''میں گفتگو کر کے کئی بار نادم (یعنی شرمندہ) ہوا لیکن خاموشی پر کبھی نادم نہیں ہوا۔''

حضرت سیّدنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے گوشہ نشینی کو زبان کی خاموشی میں پایا ہے۔''

عبادت کی کُنجی

حضرت سیّدنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''کہا جاتا تھا کہ طویل (یعنی دراز) خاموشی عبادت کی کُنجی ہے۔''

عبادت کی ابتدا خاموشی ہے پھر....

حضرت سیّدنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''عبادت کی ابتدا خاموش رہنا ہے، پھر علم حاصل کرنا پھر اسے یاد کرنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا۔''

پہلے کے نیک لوگ کم گو ہُوا کرتے

حضرت سیِّدُ نا امام مُجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ''سلف صالحین (یعنی پہلے کے گزرے ہوئے نیک لوگ) کم گفتگو کیا کرتے تھے۔''

حضرت سیِّدُ نا عبدُ الرحمٰن بن شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر آدمی اپنے لئے کچھ اختیار کرتا تو **خاموشی** سے افضل کوئی شے اختیار نہ کرتا۔''

عقل مند کی زینت

حضرت سیِّدُ نا موسٰی بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زینت شرم وحیا اور عقل مند کی زینت **خاموشی** ہے۔''

خاموش رہنے والا عالِم افضل یا بولنے والا؟ (حکایت)

حضرت سیِّدُ نا ابو عبداللّٰہ خَرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آنے والے ایک عالم صاحب کو یہ فرماتے سنا کہ خاموش عالم بولنے والے عالم کی طرح ہے۔ حضرت سیِّدُ نا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: میں یہ خیال کرتا ہوں کہ بولنے والا عالم قِیامت کے دن **خاموش** رہنے والے عالم سے افضل ہوگا کیونکہ بولنے والے کا نفع لوگوں کو پہنچتا ہے جبکہ **خاموش** رہنے والے عالم کو صرف ذاتی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس عالم صاحب نے کہا ''امیر المؤمنین! تو پھر

گفتگو کی آزمائش کس قدر رہو گی؟'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

حضرت سیِّدُ نا ابو مسلم خَو لانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''روزہ دار کی نیند تسبیح ہے اور روزہ دار وہی ہے جو **چُپ** رہے اور فُضول باتیں نہ کرے۔''

چار عُلَما اور ایک بادشاہ (حکایت)

حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ کے ہاں چار علمائے کرام جمع ہوئے تو بادشاہ نے اُن سے عرض کی: آپ حضرات ایک ایک مختصر اور جامع بات ارشاد فرمائیے۔ اُن میں سے **ایک** نے فرمایا: علما کا افضل علم ''**خاموشی**'' ہے۔ **دوسرے** نے کہا: آدمی کے لئے سب سے بڑھ کر نفع مند بات یہ ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور عقل کی انتہا (گہرائی) کو جان لے اور اس کے مطابق گفتگو کرے۔ **تیسرے** نے فرمایا: سب سے بڑھ کر مُحتاط وہ شخص ہے جو نہ تو موجودہ نعمت پر مطمئن ہو، نہ اُس پر بھروسا کرے اور اس کے لئے کوئی تکلیف بھی نہ اُٹھائے۔ **چوتھے** نے فرمایا: تقدیر پر راضی رہنے اور قَناعت اختیار کرنے سے بڑھ کر کوئی شے بدن کے لئے آرام دہ نہیں۔

زیادہ بولنے سے وقار جاتا رهتا هے

حضرت سیِّدُ نا ابو مُسْہِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الظَّاہِر فرماتے ہیں: ''**خاموشی** نیک لوگوں کی دعا ہے۔ **حضرت** سیِّدُ نا صَعْصَعہ بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''**خاموشی** مُرَوَّت کی بنیاد ہے۔'' **حضرت** سیِّدُ نا محمد بن نَضر حارِثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''زیادہ گفتگو کرنے سے وقار چلا جاتا ہے۔''

خاموشی کے دو فائدے

حضرت سیّدُنا محمد بن عبدُ الْوَہّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''**خاموشی** سے آدمی کو دو چیزیں حاصل ہوتی ہیں: (۱) دین میں سلامتی اور (۲) دوسرے کی بات سمجھنا۔'' **حضرت** سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (نفل) حج، جہاد اور اسلامی سرحد پر پہرہ دینا بھی زبان کی حفاظت سے **افضل نہیں**۔

لوگوں میں اندھے بہرے گونگے بن کر رہو (حکایت)

حضرت سیّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے عرض کی: لوگوں کے مُعاملات دیکھ کر میرا دل کہتا ہے کہ ان سے میل جول نہ رکھوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو کیونکہ لوگوں کو تمہاری اور تمہیں لوگوں کی ضَرورت ہے **البتّہ** تم ان کے درمیان سننے والے **بہرے**، دیکھنے والے **اندھے** اور بولنے کی صلاحیت رکھنے کے باوُجود **گونگے** بن جاؤ۔''

خاموشی کے وقت عقل حاضر رہتی ہے

حضرت سیّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی جب **خاموش** رہتا ہے تو اس کی پوری عقل مکمل طور پر حاضر رہتی ہے۔ **امیرُ المؤمنین** حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ''جو اپنی گفتگو کو بھی اپنا عمل شمار کرتا ہے وہ کم بولتا ہے۔''

چار بادشاہ (حکایت)

حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار ملکوں فارس، روم، ہند اور چین کے بادشاہ ایک جگہ جمع ہوئے اور چاروں بادشاہوں نے چار ایسی باتیں کیں گویا ایک ہی کمان سے چار تیر پھینکے ہوں، **ایک** نے کہا: میں کہی ہوئی بات کے مقابلے میں نہ کہی ہوئی بات سے رُکنے پر زیادہ قادر ہوں۔ **دوسرے** نے کہا: جو بات میں نے منہ سے نکال دی وہ مجھ پر حاوی اور جو بات منہ سے نہ نکالی اس پر میں حاوی ہوں۔ **تیسرے** نے کہا: مجھے نہ کی ہوئی بات پر کبھی ندامت (شرمندگی) نہیں ہوئی البتّہ کی ہوئی بات پر ضرور شرمندہ ہوا ہوں۔ **چوتھے** نے کہا: مجھے بولنے والے پر تعجُّب ہے کہ اگر وُہی بات اس کی طرف لوٹ جائے تو اسے نقصان دے اور اگر نہ لوٹے تو فائدہ بھی نہ دے۔

ان کی زبانوں پر حکمت بھری باتیں جاری ہوئیں

حضرت سیِّدُنا ابوعلی رُوذ باری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: عقل مند و دانشور لوگ **خاموش** رہنے اور غور و فکر کے سبب حکمت کے وارث ہوئے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی زبانوں پر ایسی حکمت بھری باتیں جاری کر دیں کہ انہیں ان کے اور ان کے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم خاموش رہے (حکایت)

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک مرتبہ

ہم کچھ لوگ اکٹھے ہوئے تو ہم میں سے ہر ایک نے کچھ نہ کچھ گفتگو کی مگر حضرت سیِّدُ نا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم **خاموش** رہے، آپ نے کوئی بات نہ کی۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے اس بات پر ان سے ناگواری کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ''گفتگو بے وقوف کی بے وقُوفی اور عقل مند کی عقل مندی کو ظاہر کرتی ہے۔'' میں نے کہا: پھر آپ نے گفتگو کیوں نہ کی؟ فرمایا: ''مجھے **خاموش** رہ کر غم زدہ ہونا گفتگو کرکے نادِم ہونے سے زیادہ پیارا ہے۔''

خاموشی ہی صبر ہے

حضرت سیِّدُ نا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''صبر **خاموشی** اور **خاموشی** ہی صبر ہے اور گفتگو کرنے والا **خاموش** رہنے والے سے زیادہ پرہیز گار نہیں سوائے ایسے عالم کے جو گفتگو کے موقع پر گفتگو کرے اور **خاموش** رہنے کے موقع پر **خاموش** رہے۔

خاموشی کا ادنیٰ فائدہ سلامتی ہے

حضرت سیِّدُ نا اَحمد بن خَلّاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والد ماجد فرماتے ہیں: **خاموشی** کا ادنیٰ (یعنی کم از کم) فائدہ سلامتی اور بولنے کا ادنیٰ نقصان ندامت وشرمندگی ہے۔ فُضُول باتوں سے چُپ رہنا سب سے بڑی حکمت ہے اور بغیر علم کے بولنے والا غلطی سے بچ نہیں سکتا اور نامعلوم بات سے **خاموش** رہنے والا بھی حکمت سے خالی نہیں۔

کمالِ ادب کی چار خوبیاں

حضرت سیِّدُ نا سَہل بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ چار

خوبیاں ہوں تو ''ادب'' اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے: (۱) توبہ (۲) نفس کو خواہشات سے روکنا (۳) **خاموشی** اور (۴) گوشہ نشینی۔

کامل مومن کی چار خوبیاں

حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ مومن اس وقت (کامل) مومن ہوتا ہے جب وہ طویل **خاموشی** والا ہو، اس کی گفتگو اچھی ہو، جھوٹ نہ بولتا ہو اور پرہیز گاری میں مخلص ہو (دکھاوا اور ریاکاری سے بچتا ہو)۔

لوگوں کے درمیان احتیاط کے مدنی پھول

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: مجلس میں (یعنی لوگوں کے درمیان ہوں تو) احتیاط اور دُور اندیشی (یعنی عقل مندی) یہ ہے کہ غلطی سے بچنے کے لئے بقدرِ ضرورت ہی بات کی جائے۔ تم جب کسی چیز کا حکم دو تو یقین کے ساتھ دو، جب سُوال کرو تو واضح سوال کرو، جب کسی چیز کو طلب کرو تو اچھے طریقے سے طلب کرو اور جب کسی چیز کی خبر دو تو تحقیق کے بعد دو اور زیادہ باتیں کرنے اور گفتگو میں بے جا مِلاوٹ سے بچو کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے وہ غلطیاں بھی زیادہ کرتا ہے۔

کیا بات کرنے والا بھی نجات پائے گا؟

حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **خاموش** رہا کرتے تھے۔ ان سے عرض کی

گئی: آپ بات کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: ''کیا بات کرنے والا ابھی نجات پائے گا؟''

حضرت سیِّدُ نا اِسحاق بن خَلَف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''گفتگو میں اِحتیاط بَرَتنا سونے چاندی کے مُعامَلے میں احتیاط کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

20 سال سے چُپ رہنے کی مشق

حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن ابوزَکَرِیّا دِمَشْقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں 20 سال تک فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے **خاموشی** اپنانے کی کوشش کرتا رہا لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ **حضرت** سیِّدُ نا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں 20 سال سے ایک چیز کو حاصل کرنے میں لگا ہوا ہوں لیکن ابھی تک کامیاب نہیں ہوا مگر میں پھر بھی اسے حاصل کرنے میں لگا رہوں گا۔ کسی نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: فُضُول باتوں سے **خاموشی**۔

40 سال تک منہ میں پتھر رکھا!

حضرت سیِّدُ نا اَرْطاہ بن مُنْذِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُقْتَدِر فرماتے ہیں: ایک شخص نے 40 سال تک منہ میں پتھر رکھ کر **خاموش** رہنا سیکھا صرف کھانے، پینے اور سونے کے لئے ہی منہ سے پتھر نکالتا تھا۔

پھاڑ کھانے والا درندہ

ایک قریشی بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی عالِم صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ **خاموش** کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا: میں نے اپنی زبان کو پھاڑ کھانے والا درندہ پایا ہے، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اسے کُھلا چھوڑ دوں گا تو یہ مجھے کاٹ

کھائے گا۔

ھوا میں چلنے والا آدمی (حکایت)

حضرت سیّدُ ناوَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں دو بزرگ عبادت کے ایسے مرتبے پر فائز تھے کہ پانی پر چلتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ سمندر پر چل رہے تھے کہ انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ ہوا میں چل رہے ہیں، اُن سے پوچھا: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: تھوڑی دنیا پر راضی رہ کر، میں نے اپنے نفس کو خواہشات اور زبان کو فُضُول باتوں سے روکا اور ان کاموں میں مشغول ہوگیا جن کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا اور میں نے **خاموشی** کو اپنائے رکھا۔ اگر میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بات کی قسم کھالوں تو وہ میری قسم پوری فرمادے اور اگر اس سے مانگوں تو وہ مجھے عطا کردے۔

پرندہ بول کر پھنس گیا! (حکایت)

حضرت سیّدُ نامَخْلَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اکثر **خاموش** رہا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس کی وجہ پوچھنے کے لئے کسی کو اس کے پاس بھیجا مگر اُس نے کوئی بات نہ کی، پھر بادشاہ نے لوگوں کے ساتھ اُسے شکار کے لئے بھیجا شاید کوئی شکار نظر آئے تو وہ بولے۔ لوگوں نے ایک پرندے کو زور سے چلّاتے دیکھا تو جلدی سے اُس کی طرف باز چھوڑا جس نے جاکر اُسے پکڑ لیا۔ یہ دیکھ کر اُس شخص نے کہا: ہر شے کے لئے **خاموشی** اچھی (کہ

اس میں سلامتی) ہے یہاں تک کہ پرندوں کے لئے بھی۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی مجلس میں جو زیادہ خاموش ہوتا وُہی ان کے نزدیک سب سے افضل ہوتا۔

دو بہترین خوبیاں

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: دو چیزیں (یعنی خوبیاں) جس شخص میں دیکھو تو جان لو کہ ان دو کے علاوہ بھی اس کی ساری صفات اچھی ہوں گی: (۱) زبان کو قابو میں رکھنا اور (۲) نماز کی حفاظت کرنا۔

بڑی حکمت

حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمہ صَنْعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''کم بولنا بڑی حکمت ہے لہٰذا خاموشی اختیار کرو کہ یہ عمدہ پرہیزگاری ہے، اس سے بوجھ ہلکا اور گناہوں میں کمی رہتی ہے۔''

خاموشی سیکھنے کی زیادہ ضرورت ہے

حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے عرض کی گئی کہ فُلاں شخص عِلمِ نَحْو سیکھ رہا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اسے خاموشی سیکھنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔''

بولنے سے زیادہ سُننے کی حرص رکھو!

حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جس طرح گفتگو

کرنا سیکھتے ہو اسی طرح خاموش رہنا بھی سیکھو کیونکہ **خاموشی** بہت بڑی حکمت ہے، بولنے سے زیادہ سننے کی حرص رکھو اور فُضول چیزوں کے بارے میں بات چیت بالکل مت کرو۔

عبادت کے نو حصے خاموشی میں ہیں

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عبادت کے 10 حصے ہیں نو حصے **خاموشی** میں اور دسواں حصہ حلال کمانے میں ہے۔ (١)

عافیت کے نو حصے

حضرت سیِّدُنا ابْنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ **رسولِ پاک** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خیر و عافیت کے 10 حصے ہیں نو حصے **خاموشی** میں اور دسواں گوشہ نشینی میں ہے۔ (٢)

امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: زیادہ خاموش رہنے سے ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

بولنا دوا کی طرح ہے

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بات کرنا دوا کی طرح ہے جسے تو تھوڑی لے گا تو نفع دے گی اور اگر بہت زیادہ لے گا تو تجھے مار ڈالے گی۔ **امیرُالمؤمنین** حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی مولا مشکل کشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

1...مسند الفردوس، ٢/ ٨٦، حدیث: ٤٠٦٢

2...مسند الفردوس، ٢/ ٨٥، حدیث: ٤٠٥٢

وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: ”جب عقل مکمل ہوجاتی ہے تو بولنا کم ہوجاتا ہے۔“

منقول ہے کہ ”**خاموشی** سلامتی کی کُنجی ہے۔“

بادشاہ بَہرام اور پرندہ

منقول ہے کہ بادشاہ بَہرام ایک رات کسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ اُس نے درخت سے ایک **پرندے** کی آواز سنی تو اسے تیر مار کر گرادیا پھر کہا: **زبان** کی حفاظت انسان اور پرندے دونوں کے لئے مفید ہے اگر یہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا (اور بول نہ پڑتا) تو ہلاک نہ ہوتا۔

زبان ایک اور کان دو کیوں؟

یونانی دانشور بُقراط نے ایک شخص کو بہت زیادہ بولتے سنا تو کہا: اے فُلاں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کے لئے زبان ایک اور کان دو بنائے ہیں تاکہ بولے کم اور سنے زیادہ۔

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”گفتگو کرنے والے پر ہمیں آفات کا خوف ہے۔“

خاموشی کی فضیلت پر مشتمل عربی اشعار کے ترجمے

نفس کے لئے بہترین سرمایہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے نفس کی تربیت کرنے لگا تو خوفِ الٰہی کے بعد ہر حال میں جھوٹ اور لوگوں کی غیبت سے بچے رہنے کو نفس کے لیے بہترین ادب و سرمایہ پایا۔ جھوٹ اور غیبت کو

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتابوں میں حرام فرمایا ہے۔ میں نے رضامندی اور ناگواری دونوں حالتوں میں نفس سے کہا: علم اور بُردباری (یعنی صبر و تحمُّل) شریف آدمی کی زینت ہیں۔ اے نفس! اگر تیرا بات کرنا چاندی ہے تو **خاموش** رہنا سونا ہے۔

تمام بھلائی خاموشی اور گوشہ نشینی میں ہے

حضرت سیِّدُنا منصور بن اسماعیل فقیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تمام کی تمام بھلائی **خاموشی** اور گوشہ نشینی میں ہے اگر یہ دونوں تم کرنا چاہتے ہو تو تھوڑی غذا پر قناعت کرو۔''

دنیا و آخرت میں لائقِ تعریف

ایک شاعر نے کہا: (۱) لوگ کہتے ہیں: تم بہت **خاموش** رہتے ہو۔ میں نے ان سے کہا: میری **خاموشی** گونگے پن یا بے بسی کی وجہ سے نہیں ہے (۲) **خاموشی** دنیا و آخرت میں لائقِ تعریف ہے اور مجھے سخت بات کرنے سے **خاموش** رہنا زیادہ پسند ہے (۳) لوگوں میں سے کسی نے کہا: آپ ٹھیک کہتے ہیں مگر اچھی بات کرنے میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا: تم مجھے خونخوار بنانے کا ارادہ کر رہے ہو (۴) جو نیکی کو جانتے ہی نہیں میں ان کے سامنے نیکی کی کیا بات کروں! کیا میں اندھوں کے سامنے اندھیرے میں موتی پھیلاؤں؟

بول پڑنا بارہا ''ٹینشن'' میں ڈال دیتا ہے!

حضرت سیِّدُنا ابو حاتم محمد بن حِبّان بُستی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا محمد بن عبداللہ زَنجی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے مجھے یہ اشعار سنائے: (۱)تم **خاموشی** کی وجہ سے پھسلنے سے محفوظ رہو گے اور زیادہ بولنے کی وجہ سے خوفزدہ ہو جاؤ گے (۲) ایسی بات کبھی مت کرو جس کے بعد تمہیں یہ کہنا پڑے کہ کاش! میں نے یہ بات نہ کی ہوتی۔

سب سے بڑا مریض

حضرت سیِّدُنا صالح بن جَناح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ، سب سے زیادہ تھکا ہوا اور سب سے زیادہ بیمار وہ شخص ہے جس کی زبان بے لگام اور دل بے قابو ہو ایسا شخص نہ صحیح بات کر سکتا ہے نہ ہی **چپ** رہ سکتا ہے، لہٰذا (۱) تھوڑا بولو اور گفتگو کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ کچھ مصیبتیں باتوں سے جُڑی ہوئی ہیں (۲) اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اسے بھٹک جانے سے بچاؤ حتّٰی کہ وہ ایک قیدی کی طرح ہو جائے (۳) اپنے دل کو زبان کے سپُرد کر دو اور کہو: تم دونوں پر لازم ہے کہ ناپ تول کر بات کرو۔

خاموشی ناسمجھ کا پردہ ہے

جَریر شاعر کے دادا خَطَفی نے کہا: (۱) مجھے اُس نوجوان پر تعجب ہوتا ہے جو بات کو سمجھے بغیر ہی بول کر خود کو رُسوا کر ڈالتا ہے اور اس کی **خاموشی** پر بھی تعجب ہوتا ہے جو بات سمجھتے ہوئے بھی خاموش رہتا ہے (۲) ناسمجھ شخص کے لئے **خاموشی** ہی میں پردہ ہے، بے شک عقل کا عیب آدمی کے گفتگو کرنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔

خاموش رہ کر عیبوں کو چھپاؤ

ایک شاعر نے کہا: (۱) جس قدر ہو سکے **خاموش** رہ کر عیبوں کو چھپاؤ کیونکہ

چُپ رہنے میں چُپ رہنے والوں کے لئے بڑی راحت ہے(۲) اگر کسی بات کا جواب نہ آتا ہو تو **خاموش** رہا کرو کیونکہ بہت سی باتوں کا جواب صرف **''خاموشی''** ہوتی ہے۔

بولنا اگر چاندی ہے تو چُپ رہنا سونا

حضرت سیِّدُ نا ابونَجم ہِلال بن مُقَلَّد بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کہتے ہیں: (۱) لوگوں نے کہا: آپ کی **خاموشی** محرومی ہے۔ تو میں نے اُن سے کہا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے جو مقدَّر کیا ہے وہ مجھے بن مانگے مل جاتا ہے'' (۲) اور اگر میرا بولنا **چاندی** ہے تو یقیناً **خاموش** رہنا سونا (Gold) ہے۔

عبدُ الملِک شَرَکُسی نے کہا: (۱) جب تم کچھ کہنے پر مجبور ہو جاؤ تو پھر بھی نہ کہو بلکہ **خاموشی** کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو (۲) اگر تمہارا بولنا **چاندی** ہے تو **خاموش** رہنا **سونا** ہے۔

ایک شاعر نے کہا: (۱) خاموشی کو لازم کر لے اور بلا وجہ مت بول کیونکہ باتونی شخص تھکا رہتا ہے (۲) اگر تیرا یہ گمان ہے کہ گفتگو چاندی کی مثل ہے تو یہ یقین کر لے کہ **خاموشی** سونے کی طرح ہے۔

خاموشی بھلائی اور سلامتی ہے

حضرت سیِّدُ نا ابوالحسن مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: (۱) تیری زندگی کی قسم! [1] بُردباروں (یعنی برداشت کرنے والوں) کے لئے بُردباری (قوّتِ

1…لَعَمْرِی (یا لَعَمْرِکَ وغیرہ یعنی میری یا تیری عُمر کی قسم) قسمِ شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسمِ لغوی ہے، جیسے ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ …اگلے صفحہ پر

برداشت) زینت ہے اور اس کی یا تو عادت ہوتی ہے یا عادت بنانی پڑتی ہے (۲) اگر کسی شخص کا خاموش رہنا ندامت یا شرم وحیا کی وجہ سے نہ ہو تو یقیناً اس کی **خاموشی** بہت بھلائی اور سلامتی ہے۔

ایک شاعر نے کہا: کم بولا کرو، اس طرح گفتگو کے نقصانات سے محفوظ رہو گے، **خاموشی** کی زمین اِس پھیلی ہوئی زمین سے جُدا ہے۔

خاموشی زبردست زینت ہے

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱) جہاں بولنا نہ ہو وہاں **خاموش** رہنا آدمی کے لئے زبردست زینت ہے (۲) اور سچ بولنا میرے نزدیک قسم کھانے سے زیادہ اچھا ہے (۳) اور عزت ووقار انسان کی ایک نشانی ہوتی ہے جو اس کی پیشانی پر چمکتی ہے۔

ایک شاعر نے کہا: مُتّقی وپرہیز گار شخص اپنی زبان کی حفاظت کی خاطر بات کرنے سے بچتا ہے حالانکہ وہ دُرُست بولنے پر قادر ہوتا ہے۔

''خاموش'' اور ''بولنے'' والے کی حکایت

حضرت سیِّدُنا ابوحاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو شخص علم حاصل کرنے لگے، جب عالم بن گئے تو ایک نے ''**خاموشی**'' اپنا لی اور دوسرا ''گفتگو کا عادی'' بن گیا۔ دوسرے نے **خاموشی** اپنانے والے کو ایک شعر لکھ کر بھیجا کہ میں نے روزی کمانے میں سب سے کارگر ذریعہ زبان کو پایا ہے۔ خاموش رہنے والے

....بقیہ....(پ ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ فرمانِ عالی اُس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیرِ خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۲۷)

نے جواب میں لکھا: ''میں نے زبان کو قابو میں رکھنے سے بڑھ کر کسی چیز کو کمال تک پہنچانے والا نہیں پایا۔''

زبان کو لگام دینے والا ھی سلامت رھتا ھے

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱) بدچلن کی محبت سے اپنے دل کو خالی کردو اور سلام کرتے ہوئے اس کے پاس سے گزر جاؤ (۲) **خاموشی** کی بیماری میں مرنا تمہارے لئے بولنے کی بیماری میں مرنے سے بہتر ہے (۳) یقیناً وہی شخص سلامت رہتا ہے جو اپنی زبان کو لگام دے کر رکھتا ہے۔

شریف آدمی کی پہچان

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ہَرْمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱) میں لوگوں کو ایک مشکل معاملے میں دیکھ رہا ہوں لہٰذا تم ایک کنارہ پکڑ لو جب تک کہ معاملہ اپنی انتہا کو نہ پہنچ جائے (۲) کیونکہ گزرے ہوئے کو واپس نہیں لا سکتے جب زبان پھسلتی ہے تو بات منہ سے جدا ہو جاتی ہے (۳) تم ہر **شریف آدمی** کو ''خاموش'' دیکھو گے اور دوسروں کو دیکھو گے کہ بول کر اپنی عزت خراب کرتے ہیں۔

بحث مباحثے میں پڑنے سے بھتر

ایک اور شاعر نے کہا: (۱) لوگوں کے ساتھ معافی و درگزر سے پیش آؤ اور اس کے لئے اپنی عزّت کو وقف کردو (۲) اور جب ملامت زیادہ ہونے لگے تو اپنے کانوں کو بند کرلو (۳) اور جب فُضُول گوئی کا اندیشہ ہو تو **خاموشی** کو لازم کرلو (۴) کیونکہ قیل و قال کرنے (یعنی بحث مُباحثے میں پڑنے) سے خاموش رہنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

کامیاب کون؟

حضرت سیِّدُ نا ابو عَتاھِیَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: (۱) بہت زیادہ خاموش رہنے والا شخص کامیاب ہے اور کلام کی حفاظت کرنے والے کے لئے بات غذا ہوتی ہے اور (۲) ہر بات کا جواب نہیں ہوتا اور ناپسندیدہ بات کا جواب تو **خاموشی** ہی ہے۔ **حضرت** سیِّدُ نا ابو عَتاھِیَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ مزید فرماتے ہیں: (۱) جب تم گفتگو کی اصل (یعنی جڑ) تک پہنچ جاؤ تو اس سے زیادہ گفتگو کرنے میں کوئی بھلائی نہیں (۲) اور بے جا گفتگو کرنے سے انسان کا **خاموش** رہنا ہی بہتر ہے۔

نیکی کی بات کرو یا خاموش رھو

ایک شاعر نے کہا ہے: (۱) نیکی کی بات کرو اور فُضُول، مشکوک (یعنی شک والی) بات، فحش کلامی اور عیب جوئی مت کرو۔ (۲) خاموش طبع (یعنی چُپ رہنے والے)، باوقار اور غور و فکر کرنے والے بن جاؤ اور اگر بولو تو کم بولو اور (۳) بغیر سوچے سمجھے سوال کرنے والے کو جواب مت دو اور جس کے مُتَعَلِّق تم سے پوچھا نہ جائے اُس کے بارے میں مت بولو۔

خاموشی ھی بھتر ھے

اُحَیحَہ بن جُلاح نے کہا: (۱) جب تک **خاموش** رہنا عیب نہ بن جائے تو نوجوان کے لئے **خاموشی** ہی بہتر ہے (۲) اور جس کے پاس مدد کرنے والی عقل نہ ہو اس کی بات اَحمقانہ ہی ہو گی۔

ہونٹ بند رہنے میں ہی سلامتی ہے

ایک شاعر نے کہا: (۱) جب تک تم اپنے ہونٹوں کو بند رکھو گے سلامت رہو گے اور اگر انہیں کھولنا ہی ہو تو اچھی بات کرو (۲) طویل **خاموشی** اختیار کرنے والے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ مَذَمَّت وعتاب (یعنی مَلامت وبُرا بھلا کہلائے جانے) سے بچا رہے۔ (۳) لہٰذا تم بھی اچھی بات کرو یا پھر اتنی زیادہ باتیں مت کرو جس پر تمہیں بُرا بھلا کہا جائے۔

پہلے تولو بعد میں بولو

عبداللّٰہ بن مُعاوِیہ بن جعفر کہتے ہیں: (۱) اے انسان! کبھی کوئی بات مت کر کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کون سی بات تجھے عیب دار کر دے (۲) **خاموشی** کو مضبوطی سے تھام لے کیونکہ **خاموشی** میں بڑی حکمت ہے اور اگر بولنا ہی ہو تو پہلے تول پھر بول (۳) جب لوگ ایسی بحث میں لگ جائیں جس سے تجھے کوئی سروکار (یعنی تعلُّق) نہ ہو تو کنارہ کر لے (یعنی وہاں سے ہٹ جا)۔

بول کر بارہا پچھتانا پڑتا ہے

حضرت سیِّدُنا ابوعَتاھِیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱) اگر **خاموش** رہنا تجھے پسند ہے تو تجھ سے پہلے نیک لوگوں کو بھی یہ پسند تھا (۲) اور اگر **خاموش** رہنے پر تو ایک مرتبہ ندامت اٹھائے گا تو یقین کر بولنے پر کئی بار ندامت کا سامنا کرے گا۔ (۳) بے شک **خاموشی** سلامتی ہے جبکہ بسا اوقات بولنا دشمنی اور نقصان کا بیج (سبب) بن جاتا ہے۔ (۴) جب ایک ناکام شخص دوسرے ناکام شخص کے قریب

ہوتا ہے تو اِس سے خسارے اور ناکامی میں اِضافہ ہی ہوتا ہے۔

زبان کے مُعاملے میں کنجوسی ہی بہتر ہے

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبلَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱) جب تک تم زبان کے مُعامَلے میں ''کنجوسی'' کرتے رہو گے یہ محفوظ رہے گی لٰہذا اسے بے لگام مت چھوڑو (۲) خاموش رہ کر رازوں کو دل میں ایسے ہی پوشیدہ رکھو جیسے زبرجد (ایک سبز رنگ کا زردی مائل قیمتی پتھر) اور نایاب موتی کو چُھپا کر رکھا جاتا ہے (۳) کیونکہ جو بات تم نے بھرے مجمع میں کہہ دی ہو رہتی دنیا تک اُسے واپَس نہیں لوٹا سکتے (۴) جس طرح پیا ہوا پانی واپَس نہیں آ سکتا اور بچہ رِحم (یعنی پیٹ کے اندر بچّہ دانی) میں واپس نہیں جاسکتا۔

عقل مند اور جاہل

ایک شاعر نے کہا: (۱) جس نے خاموشی اختیار کی اُس نے ہیبت کا لباس پہن لیا جو لوگوں سے اس کی بُرائیوں کو چھپائے رکھتا ہے (۲) عقل مند کی زبان اس کے دل میں جبکہ جاہل کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے۔

انسان کے چُپ رہنے کا مقصد

ایک شاعر نے کہا: اے سلیمہ! (۱) اپنی عادت سے باز آ جا اور ملامت مت کر یا پھر اُسے ملامت کر جسے حوادثِ زمانہ نے ایسے گرادیا کہ اب اُٹھ نہیں سکتا (۲) میرا نصیب مجھے ہر طرح کی عزّت سے روک رہا ہے مگر میری ہمّت عزت

تک پہنچنے میں کوتاہی نہیں کرنے دیتی (۳) جب تک حالات ایسے رہیں گے میں خاموش رہوں گا اور زندگی بھر اپنے منہ کو بولنے کے لئے نہیں کھولوں گا (۴) اگر خاموش رہنے پر کسی ملامت کرنے والے نے مجھے ملامت کی تو میں اُس سے کہوں گا: انسان ندامت وشرمندگی سے بچنے کے لئے ہی چُپ رہتا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس کی توفیق سے کتاب ''حُسْنُ السَّمْتِ فِی الصَّمْت''مکمل ہوئی۔خوب درود وسلام ہوں ہمارے سردار حضرتِ محمد اور آپ کی آل واصحاب پر۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

❋ ...**شہزادے:** پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَک یہ ہیں:

(۱)...حضرت سیِّدُنا قاسم (۲)...حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)...طَیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

❋ ...**شہزادیاں:** مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارک یہ ہیں:

(۱)...حضرت سیِّدَتُنا زَینَب (۲)...حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)...حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم (۴)...حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔

(المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۴/ ۳۱۳)

فہرست

ماٰخذ و مراجع

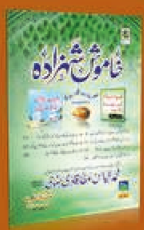
صحیح بخاری	امام محمدبن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤١٩ھ
سنن الترمذی	امام محمدبن عیسی ترمذی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
المسند	امام احمدبن محمدبن حنبل علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامۃ علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	المدینۃ المنورۃ ١٤١٣ھ
المسند	ابویعلٰی احمدبن علی موصلی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤١٨ھ
مسندالشھاب	حافظ محمدبن سلامۃ علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ١٤٠٥ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	داراحیاء التراث ١٤٢٢ھ
المستدرک	امام محمدبن عبداللّٰہ حاکم علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالمعرفۃ بیروت ١٤١٨ھ
شعب الایمان	امام احمدبن حسین بیھقی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤٢١ھ
صحیح ابن حبان	امام ابوحاتم محمدبن حبان علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤١٧ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شھردار دیلمی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤٠٦ھ
جامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤٢٥ھ
الموسوعۃ	عبداللّٰہ بن محمد ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	المکتبۃ العصریۃ ١٤٢٦ھ
کنزالعمال	علی بن حسام الدین متقی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤١٩ھ
تاریخ اصبھان	ابونعیم احمدبن عبداللّٰہ اصبھانی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتاب الاسلامی قاھرۃ
تاریخ بغداد	احمدبن علی خطیب بغدادی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ ١٤١٧ھ
مکارم الاخلاق	حافظ محمدبن جعفر خرائطی علیہ الرحمہ متوفی ٢٥٦ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٦ھ

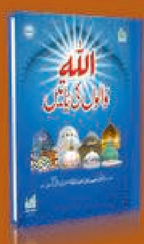
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

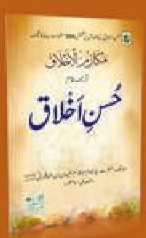
نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ









ISBN 978-969-631-679-4
0125429

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net